مدینہ منورہ میں پہلی اسلامی ریاست کے قیام کی بنیادیں

یقینا پہلا اسلامی معاشرہ وہ ہے جسے رسول اللہ ﷺ نے قائم کیا اور اس کی تربیت کی۔ بے شک یہ کسی بھی معاشرہ کے لئے ایک آئیڈیل معاشرہ ہے۔ آپ ﷺ نے اسے جن بنیادوں پر قائم کیا وہ درج ذیل ہیں:

مسجد کی تعمیر:

مدینہ منورہ آنے کے بعد سب سے پہلے حضور اکرم ﷺ نے مسجد بنائی، اسلامی معاشرہ کو اسلامی آداب اور اسلامی تعلیمات پر آمادہ کرنے کے لئے مسجد کا بہت بڑا اثر تھا۔ مسجد صرف نماز ادا کرنے کی جگہ نہیں تھی بلکہ تعلیم وتربیت، قیادت، حکومت اور مختلف اسلامی مناسبات کے لئے استعمال ہوتی تھی۔ رسول اللہ ﷺ مسلمانوں کو مسجد میں اسلام کے احکام، اس کی تعلیمات اور آداب سکھاتے تھے۔ لوگوں کے درمیان مسجد میں فیصلہ سناتے تھے۔ اس میں جنگ کی حکمت عملی طے کی جاتی تھی۔ بادشاہوں کے پاس سفیروں کی روانگی کا حکم دیا جاتا تھا، غرض یہ کہ اسلامی ریاست کے تمام امور مسجد میں ہی انجام پاتے تھے۔ مسجد میں مریضوں کا علاج اور انکے لئے ریلیف کا کام ہوتا تھا چاہے جنگ کا وقت ہو یا امن کا وقت ہو۔ اسطرح مسجد کا رول اسلامی ریاست کی تعمیر اور اس کی تہذیب میں نمایاں نظر آتا ہے۔

مسلمانوں کو آپس میں بھائی بنانا

مدینہ منورہ میں اسلامی معاشرہ کی تعمیر کے لئے مسجد بنانے کے بعد جو کام محمد ﷺ نے انجام دیا وہ مسلمانوں کے درمیان مواخات کا معاملہ تھا۔ یہ کام ہجرت سے پہلے مکہ کے مسلمانوں کے درمیان شروع کیا۔ مہاجرین مکہ کے پاس مدینہ ہجرت کرنے کے بعد کوئی چیز نہیں بچی تھی۔ انہوں نے اپنے مال اور اولاد کو مکہ میں چھوڑ دیا تھا پھر آپ ﷺ نے مہاجرین اور انصار کو آپس میں بھائی بھائی بنایا۔ مواخات کا معاملہ مادی بنیادوں پر تھا جیسے مال ودولت میں حصہ داری اور آپس میں وارث بننا اس کے علاوہ مواخات کا معاملہ معنوی واخلاقی بنیادوں پر بھی تھا جیسے آپس میں ایک دوسرے سے محبت اور مدد کرنا۔ مواخات کا یہ سلسلہ ہجرت کے دوسرے سال میں غزوہ بدر تک جاری رہا پھر اللہ تعالی نے یہ آیت نازل فرمائی:

﴿ وَأُوْلُواْ ٱلۡأَرۡحَامِ بَعۡضُهُمۡ أَوۡلَىٰ بِبَعۡضٖ فِي كِتَٰبِ ٱللَّهِۚ إِنَّ ٱللَّهَ بِكُلِّ شَيۡءٍ عَلِيمُۢ ﴿٧٥﴾ ﴾ (الأنفال: ٧٥)

"اللہ کی کتاب میں خون کے رشتہ دار ایک دوسرے کے زیادہ حقدار ہیں یقینا اللہ ہر چیز کو جانتا ہے"۔

اس کے بعد آپس میں وراثت رشتہ داری اور خون کی بنیاد پر ہونے لگی۔

مدینہ کے انصار نے مہاجروں سے بے پناہ محبت کی۔ اپنے اوپر انھیں ترجیح دی جسکی وجہ سے اللہ تعالی نے ان کی تعریف کی۔ ارشاد باری تعالی ہے: ﴿ وَٱلَّذِينَ تَبَوَّءُو ٱلدَّارَ وَٱلۡإِيمَٰنَ مِن قَبۡلِهِمۡ يُحِبُّونَ مَنۡ هَاجَرَ إِلَيۡهِمۡ وَلَا

يَجِدُونَ فِي صُدُورِهِمْ حَاجَةً مِّمَّآ أُوتُواْ وَيُؤْثِرُونَ عَلَىٰٓ أَنفُسِهِمْ وَلَوْ كَانَ بِهِمْ خَصَاصَةٌ ۚ وَمَن يُوقَ شُحَّ نَفْسِهِۦ فَأُوْلَٰٓئِكَ هُمُ ٱلْمُفْلِحُونَ ﴿٩﴾ (الحشر: ٩)

"جو مہاجرین کی آمد سے پہلے ایمان لا کر دار الہجرت میں مقیم تھے یہ ان لوگوں سے محبت کرتے ہیں جو ہجرت کر کے ان کے پاس آئے ہیں اور جو کچھ بھی ان کو دیدیا جائے اس کی کوئی حاجت تک یہ اپنے دلوں میں محسوس نہیں کرتے اور اپنی ذات پر دوسروں کو ترجیح دیتے ہیں خواہ اپنی جگہ خود محتاج ہوں۔ حقیقت یہ ہے کہ جو لوگ اپنے دل کی تنگی سے بچا لئے گئے وہی فلاح پانے والے ہیں"۔

یہ محبت جو مسلمانوں کے درمیان پائی جاتی تھی اللہ کی طرف سے ان کے اوپر ایک نعمت تھی جس نے مسلمانوں کو ایک خاندان اور ایک مجتمع بنا دیا تھا۔

مسلموں اور غیر مسلموں کے درمیان معاہدہ

مسلمانوں کے درمیان مواخات کے بعد مدینہ کے لوگ دو گروہ میں تقسیم ہو گئے ایک مسلمانوں کا گروہ دوسرا غیر مسلموں کا گروہ اور ان کی اکثریت یہودیوں کی تھی۔ رسول اللہ ﷺ نے ان کے درمیان تعلقات قائم کرنے کے لئے ایک دستور اور میثاق بنایا۔ یہ معاہدہ مسلموں اور غیر مسلموں کے ایک دوسرے پر حقوق وواجبات بیان کرنے کے لئے اسلام کے سیاسی اور اجتماعی زندگی میں عظیم تہذیبی وراثت ہے جسکا جزیرہ عربیہ نے اس سے قبل تصور نہیں کیا تھا۔

رسول اللہ ﷺ مسلمانوں کے لئے اسوہ حسنہ ہیں

اللہ کے رسول ﷺ اسلامی معاشرہ کے لئے اسوہ حسنہ اور آئیڈیل حاکم ہیں اور آپ ﷺ اپنے ساتھیوں سے بہت سے امور میں مشورہ طلب کرتے تھے اور ہر اس کام میں جس میں اللہ کی طرف سے وحی نازل نہیں ہوتی تھی، شوری کا التزام کرتے تھے جیسا کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: "مَا رَأَيْتُ أَحَدًا أَكْثَرَ مَشُورَةً لِأَصْحَابِهِ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ" (ترمذی) " میں نے نبی اکرم ﷺ سے زیادہ کسی کو اپنے اصحاب سے مشورہ کرتے نہیں دیکھا"۔

آپ ﷺ اپنے اصحاب سے ہنسی مذاق کرتے تھے اور ان سے مل جل کر رہتے تھے، آزاد وغلام کی دعوت قبول کرتے تھے، سلام میں پہل کرتے تھے، اپنے اصحاب سے مصافحہ میں بھی پہل کرتے تھے، عذر پیش کرنے والوں کا عذر قبول کرتے تھے۔ اپنے کپڑوں میں پیوند لگاتے تھے، اپنا جوتا خود گانٹھتے تھے اور گھر والوں کی مدد کرتے تھے۔ اس کے علاوہ بے شمار خوبیاں آپ ﷺ کے اندر پائی جاتی تھیں۔

اللہ تعالی نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو حضور اکرم ﷺ کی پیروی کا حکم دیا ہے۔ ارشاد باری ہے: ﴿ لَّقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ ٱللَّهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ لِّمَن كَانَ يَرْجُواْ ٱللَّهَ وَٱلْيَوْمَ ٱلْآخِرَ وَذَكَرَ ٱللَّهَ كَثِيرًا ﴿٢١﴾ ﴾ (الأحزاب: ٢١)

"درحقیقت تم لوگوں کے لئے اللہ کے رسول میں ایک بہترین نمونہ تھا، ہر اس شخص کے لئے جو اللہ اور یوم آخر کا امیدوار ہو اور کثرت سے اللہ کو یاد کرے"۔

اسی لئے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے حضور اکرم ﷺ کی اقتدا کی، جس کے نتیجہ میں نئے اسلامی معاشرہ کی تربیت اسلامی تعلیمات اور اخلاق حسنہ پر ہوئی۔ اس طرح اسلامی تہذیب نے پختہ اور مضبوط بنیادیں، ثابت شدہ اصول، بلند قدریں اور اعلی اخلاق کا نمونہ دنیا کے سامنے پیش کیا اور دنیا میں بہترین گروہ برپا کیا جسے انسانوں کی ہدایت واصلاح کے لئے بھیجا گیا تاکہ وہ نیکی کا حکم دے اور بدی سے روکے اور اللہ پر ایمان لائے۔